محمد پرویش شاہین

زبانوں کی وادی: شیشی کوہ

Muhammad Parwesh Shaheen

Valley of Languages: Shishi Koh

Chitral is a land of Ancient Languages with are still being spoken: Shishi-koh is a small valley of Chitral. This valley has a great hiratige and value of these languages. In this research artical the languages of Shishi-koh has been studied as introductory

---

چترال(Chitral)جوصوبہ خیبر پختون خوا میں واقع شمال کی طرف آخری مگر بہت بڑا ضلع ہے۔جس کا رقبہ 14850 مربع کلو میٹر ہے۔جس میں کئی کئی مشہور اور وسیع وعریض وادیاں واقع ہیں۔ان وادیوں میں سے ایک حسین جمیل اور رنگین وادی، وادی شیشی کوہ ہے۔جو کہ ضلع چترال کی ایک تحصیل، تحصیل دروش(DROSH)میں واقع ہے۔

چترال کی سرزمین جو کہ اپنی گونا گوں فطری رعنائی کی وجہ سے سیاحوں کی جنت کہلاتی ہے۔کیونکہ اسی چترال میں ایک بین الاقوامی شہرت کا حامل پولو گراؤنڈ، جو دنیا بھر میں اونچائی پر واقع سب سے اونچا گراؤنڈ ہے۔ جہاں ہر سال دنیا بھر سے سیاحوں کے غول اسی پولو میچ دیکھنے کے لیے آتے ہیں اور جشن شندور سے خوب لطف اٹھاتے ہیں۔

تو دوسری طرف اسی سرزمین میں واقع تین مشہور وادیاں رمبور جو کالاش(Kalash) قبائل کے گڑھ ہیں اور جسے عام طور پر کافرستان کے مشہور نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ یہ کالاش قبائل آریاؤں کی قدیم باقیات ہیں اور تا حال اپنے قدیم آریائی مذہب اور رسم و رواج پر قائم دائم ہیں۔

چترال: چترال جو کہ اندرونی اور بیرونی طور پر کئی ناموں سے مشہور ہے۔ جن میں چترال، چترار(Chitrar)قاشقار (Qashqar) ناگمان(Nagoman) **کاشنوخور:** بُولر(Bolor) بلور(Bilor) دردستان(Dardistan) کُوستان (Kostan) شی می(Shimi) زیادہ مشہور ہیں۔مقامی لوگ اسے چترار(Chitrar)ہی پکارتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ موجودہ نام چترال انیسویں صدی عیسوی کے وسط سے استعمال ہونا شروع ہوا ہے۔ اصل لفظ چترار ہے۔ جو چھتر(کھیت)اوررار کا مرکب ہے۔چترار کا مطلب ہے کھیت سے کٹا ہوا۔ چترار ہی سے اردو اور انگریزی لفظ چترال بنا ہے۔[1]

چترال، ہندو پاک کی ایک سابق ریاست تھی جو کہ ۱۸۹۵ء میں انگریزی کے زیر تسلط آئی۔تقسیم ہند کے بعد یہ ریاست پاکستان میں شامل ہوگئی ۱۹۶۹ء کو اسی ریاست کی ریاستی حیثیت ختم کردی گئی اور اسے ایک ضلع کی حیثیت دی گئی ۔قدیم وقتوں سے اسی ریاست کو انتظامی لحاظ سے پانچ اضلاع میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر ضلع کا حکمران گورنر کہلاتا تھا۔ریاست کا پرانا نظام ۱۹۵۳ء کو ختم کیا گیا اور ایک نئے نظام کے تحت ریاست میں دو اضلاع یعنی مستوج (Mastuj)اور چترال بنائے گئے۔ بعد میں مستوج کا ضلع

بھی ختم کر دیا گیا۔

آمدورفت: چترال کے اندر آنے اور جانے کے لیے کئی چھوٹے بڑے درے ہیں۔ان میں سے اکثر درے بالائی چترال میں واقع ہیں۔ چودہ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع بروغیل (Broghel) درہ بدخشان، پامیر، واخان کو ملاتا ہے۔ بارہ ہزار سے چودہ ہزار فٹ تک واقع شندور (shandur) چمرکن (Chamarkan) قرمبہ (Qaromba) اور درکھوت (Darkhot) کے دروں سے گلگت، بلتستان، لداخ اور تبت کی طرف راستہ جاتا ہے۔ چترال سے مستوج اور گلگت جانے والی سڑک براستہ شندور پاس، دفاعی، معاشی، تجارتی اور ثقافتی نقطہ نگاہ سے نہایت اہم سڑک ہے۔اس سڑک کے ذریعے شمالی علاقہ جات (صوبہ گلگت، بلتستان) چین اور وسط ایشیائی ممالک کے ساتھ روابط بڑھانے کے روشن امکانات ہیں۔ دیر، سوات اور پشاور کی طرف درہ لواری (Lawari Pass) جو کہ دس ہزار فٹ بلند ہے، واحد زمینی راستہ ہے۔ زبردست برفباری کی وجہ سے یہ درہ سال کے چھ مہینے بند رہتا ہے۔[۲]

ضلع چترال جو تین اطراف سے شمال، شمال مغرب اور مغرب میں افغانستان کے صوبہ جات بدخشان، واخان، نورستان اور اسمار (Asmar) سے گھرا ہوا ہے۔ سارے کا سارا علاقہ پہاڑوں سے اٹا ہوا ہے۔ جنگلات تو دور کی بات، معمولی سبزہ سے بھی عاری ہے۔یہی وجہ ہے کہ سال میں صرف ایک فصل ہوتی ہے اور وہ کبھی کبھی سخت سردی کی وجہ سے ضائع ہوجاتی ہے۔ عام طور پر گندم، مکئی، چاول کاشت کیے جاتے ہیں۔ البتہ میوہ جات بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔جن میں سیب، انگور، خوبانی، ناشپاتی اور توت کی بہتات ہے۔ چترال کے اہم اور سیاحتی مقامات میں دروش چترال خاص، گرم چشمہ، بونی، مستوج، بمبوریت، مدک لشٹ زیادہ مشہور ہیں۔اسی سرزمین کی آبادی دو لاکھ اور انتظامی طور پر دو سب ڈویژن چترال اور مستوج میں منقسم ہے۔[۳]

چترال جو کہ جغرافیائی طور پر کوہ ہندوکش کا حصہ ہے۔ اور جس کے بارے میں مشہور ماہر لسانیات جارج مارگنسٹرین (Gorg Margenstrane) نے کہا تھا۔

That must polyglat comer of the hale Hindu kush

چترال میں مختلف قبائل، قوموں اور نسلوں کے لوگ رہتے ہیں۔جو ہر ایک اپنی ایک جداگانہ ثقافت، کلچر اور رسم و رواج رکھتا ہے اور جہاں مختلف خاندانوں سے تعلق رکھنے والی زبانوں، زبانچوں اور لہجوں کے ندی نالے بہتے ہیں۔ جہاں زبانوں کا ایک جنگل آباد ہے اور جو ایک زندہ وتابندہ لسانی چڑیا گھر ہے اور جو قدیم نسلوں، قبیلوں، زبانوں اور دیگر علوم کی کارآمد اشیاء کا ایک قدیم عجائب گھر ہے۔اس بارے میں اٹلی کے مایہ ناز ماہر لسانیات کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

Constitutes a separate and will defined community,each with its own partical and religious leader,its own social organization and identity.[4]

اہمیت: ان علاقوں لوگوں اور ان کی زبانوں کی اہمیت کے بارے میں جرمنی کے مشہور ماہر نسلیات و لسانیات ڈاکٹر کارل جسٹمار (Karl Jettmar) کہتے ہیں۔

The dominent ethnic element in these valleys are speakers of the kafir and Dardic languages, belonging to the Indo-Iranian stock, and sharing

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

such religious tradation as we know them from the Avest and vedic texts.[5]

ان زبانوں کی اہمیت کے بارے میں جناب کارل جسٹمار کہتے ہیں۔

as a lost paradise for ethology, here is a museum full of important object from the Hindu, kush, for ages this area has been a haven of refuge, for tribes from more fertile and in visiting localities. [6]

یہی وجہ ہے کہ ان شمالی علاقوں میں قدیم آریاؤں کی زبانوں کا راج ہے اور ان علاقوں ہی سے آریاؤں کی اصل نسل، رسم و رواج اور زبانوں کا پتہ بہ آسانی لگایا جاسکتا ہے۔

چترال سب ڈویژن میں واقع ایک بڑی تحصیل دروش (Drash) کے نام سے جانی پہچانی ہے۔اسی تحصیل میں واقع ایک دل کش وادی شیشی کوہ (Shishikoh) ہے۔ جو طبعی ساخت کے لحاظ سے چترال سے لگاؤ نہیں کھاتی بلکہ اس وادی کے پڑوس میں واقع وادی کالام (سوات) سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ یہ وادی جو تقریباً چھوٹے بڑے تیس (۳۰) دیہات پر مشتمل وادی ہے۔جو کہ دروش خاص سے چالیس (۴۰) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور جس کی اونچائی سطح سمندر سے ۸۵۰۰ فٹ ہے۔ یہ وادی جو پورے ضلع چترال میں ایک ایسی وادی ہے جہاں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔جس میں دیودار اور کائل کی بڑی بڑی جسامت والے درخت پائے جاتے ہیں اور جو کافی حد تک ایک سرسبز و شاداب وادی ہے اور قدرتی نظاروں اور ایسے مخصوص کلچر کی وجہ سے انمول تہذیب کا گہوارہ ہے۔[7] اس پُر فضا وادی میں موسم سرما میں سخت برفباری ہوتی رہتی ہے۔ جو اوسطاً سات فٹ تک برستی ہے۔یہ وادی اپنے خوبصورت اور سرسبز و شاداب چراگاہوں، وافر گھاس پھوس، دریاؤں ، ندی نالوں،آبشاروں، چشموں اور جنگلات کی وجہ سے سیاحوں کی جنت ہے۔ یہاں کی خواتین اپنی بہترین دستکاری کے لیے خاص شہرت رکھتی ہیں۔ جو بہترین اون اور ریشم کو استعمال میں لاتے ہوئے اس سے مختلف قسم کی جرابیں،مفلر،سویٹر،کمبل، پٹو وغیرہ بناتی ہیں۔ جو ملکی سطح پر بہت پسند کی جاتی ہیں۔لیکن اس وادی تک جانے کا ایک بہت بڑا مسئلہ یہاں کی سڑک ہے۔جو نہایت پُر خطر، پتھروں سے بھری اور کچی سڑک ہے۔ جو ۱۹۶۸ء میں ریاستی دور میں محکمہ جنگلات نے عمارتی لکڑی لانے کے لیے بنائی تھی۔ یہ وادی نہایت ایک پسماندہ وادی ہے۔جن کے اکثر مرد موسم سرما میں محنت مزدوری کے لیے یہاں سے نیچے میدانی علاقوں کو منتقل ہوجاتے ہیں۔پوری وادی میں صرف ایک گاؤں جو وادی کے آخری سرے پر واقع ہے اور جسے مدکلشٹ (Mad Klasht) کہتے ہیں اور جس کے سارے کے سارے باشندے اسماعیلی مذہب کے پیروکار ہیں۔ وہ تعلیمی، دستکاری اور حفظان صحت کے اصولوں پر پورا اترتا ہے۔اسی گاؤں کے ایک دانشور باسی غلام حیدر ہیں جو کہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں اور اپنے علاقے کے بارے میں ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہی وہ وادی، وادی شیشی کوہ ہے۔ جو مختلف نسلوں کی آماجگاہ ہے۔ جہاں مختلف مذاہب کے نئے اور پرانے لوگ آباد ہیں۔ اور جہاں چترال میں ندی نالوں کی طرح بہہ جانے والی زبانوں سے کئی کئی زبانیں یہاں بھی بولی جاتی ہیں اور جہاں کوئی ایسا گاؤں اور دیہات نہیں ملتا جس کے باسی بیک وقت کئی کئی زبانیں نہ بولتے ہوں۔ اور اسی وادی کا نسلی اور لسانی جائزہ آج اسی نشست میں ہمارا موضوع ہے۔

گوجر اور گوجری: گوجروں کے کہنے مطابق آج سے کوئی چار سو سال پہلے گوجر اس بستی میں آبسے۔کیونکہ ان کو بہترین چراگاہوں کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تلاش تھی۔ اور اسی وادی کی چراگاہیں بڑی زرخیز تھیں۔اسی وادی میں سب سے پہلے گوجروں کی ایک طیل(Sub trike) جھنگڑخیل آئی۔ حالات اور ماحول کواپنے لیے اور اپنے مال مویشی کے لیے سود مند پاتے ہوئے بعد میں اپنی اورخیلوں کٹن خیل(Katankhel)،کشان خیل،بڑاخیل(labra)اور باڑوطیل (Baro)کوبھی یہاں آنے کی دعوت دی۔

ویسے تو گوجر یہاں پر ایک دیہات میں پائے جاتے ہیں۔لیکن بعض گاؤں میں ان کی اکثریت ہے جن میں گورین گول، پچ گول، بوریت گول،ٹبنل گول، قانگل گول اور بسیلہ زیادہ مشہور گاؤں ہیں۔ جہاں جہاں ان کی اکثریت ہے۔تو وہیں پر مسجدوں اور عام پبلک مقامات پر گجری گولی جاتی ہے۔[۸]

گوجرنسلی طور پر چترال میں مقیم۱۵ اقوام سے الگ تھلگ ہیں۔ یہ لوگ برصغیر کی ہندی اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا پرانا مرزبوم راجستان کے علاقے ہیں۔ ان کی زبان گوجری/گجری (Gojri)بھی ایک الگ لسانی خاندان رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چترال میں بولی جانے والی کسی بھی زبان سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھتی۔اس زبان کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ Gujri, which is not at all Dardic, but belongs to the Indian Languages of the plains (Margestenne)

گوجرلوگ وادی مدکلشٹ سے باہر بھی کئی کئی علاقوں میں رہتے ہیں۔جن میں وادی ارندو اور وادی دامیڑ قابل ذکر ہیں۔ ان علاقوں میں گجری یا گوجری کو گجراتی ہی کہا جاتا ہے۔

کالاش اور کلاشہ:(Kalash, Kalasha)کالاش لوگ جو آج کل چترال کی وادی بمبوریت، بریر اور رمبور میں بحیثیت مجموعی آباد ہیں۔ جو اپنے قدیم مذہب اور رسم و رواج پر قائم دائم ہیں۔ ان وادیوں سے باہر یہ لوگ بڑی تعداد میں وادی ارسون گاؤں ارسون، گاؤں کلکٹ(Kalkotak)اور وادی گرم چشمہ کی وادی گوبر(Gober)میں آباد ہیں۔ جن میں سے وادی بمبوریت، وادی رمبور اور وادی بریر کے لوگ تا حال غیر مسلم ہیں۔ جبکہ باقی وادیوں میں رہنے والے مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

یہ قدیم کافر اور جدید مسلمان تین قسم کی کلاشہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہیں۔ بمبوریت، بریراور رمبور کے لوگ کلاشہ زبان بولتے ہیں۔ جبکہ بمبوریت میں واقع ایک گاؤں شیخ دان کے رہنے والے کٹی (Kati)زبان بولتے ہیں اور یہی زبان وادی گبور وادی ارسون اورجنجویت کوہ کے شیخ بھی بولتے ہیں۔بعض قدیم کافروں نے جب اپنا کافر مذہب چھوڑا تو اسی کے ساتھ انہوں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر عہد کرلیا کہ آئندہ کالاشہ زبان بھی نہیں بولیں گے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جو مشرف بہ اسلام ہوچکے ہیں لیکن اپنی زبان کالاشہ بدستور بولتے آرہے ہیں۔ البتہ انہوں نے ''شیخ'' کا نیا نام اپنایا ہوا ہے۔

کلاشہ اور کٹی دونوں زبانیں، زبانوں کے بہت بڑے اور قدیمی گروپ کافری زبانیں (Kafri Languages)سے تعلق رکھتی ہیں۔اب گزشتہ کئی سالوں سے ماہرین لسانیات نے بین الاقوامی طور پر اسی گروپ کوایک نیا نام (Nuristani Languages)دیاہے۔

کالاشہ زبان اور کالاش کے وطن کو اکثر لکھاری گڈ مڈ کرتے ہیں۔ ماہرین نے ان کے بولنے کے مطابق The Languages or Kalashamon and the country Kalasha-desh. جبکہ اہلیان چترال اس کلاشہ مون کو کالاشوار کہتے ہیں۔ کالاش مون نسلی اور لسانی طور پر ایک اندوزبان ہے۔جس کے بارے میں جارج مارگنٹر ین کہتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ کھوار اور کالاشہ مون کے رشتہ داری Kalasha is a purely Indian.Langauges is many ways. کے بارے میں لکھتے ہیں۔

In many ways closely related to Khowar, probably the two langauges belong to the first wave of Indo-Arian imigrants from the south.[9]

جہاں تک وادی شیشی کوہ اور کالاش لوگوں کا تعلق ہے۔ تو اس پوری وادی میں قدیم وقتوں سے یہی لوگ آباد چلے آرہے تھے۔۱۹۳۰ء میں ان لوگوں نے اپنے پرانا مذہب چھوڑنا شروع کردیا اور اس کی جگہ دین اسلام قبول کرنا شروع کردیا۔

اور آج وہ سارے کے سارے مسلمان ہیں اور اس وادی میں آج کوئی بھی کافر کلاش نہیں رہتا۔لیکن یہ زبان اسی وادی میں برابر جاری و ساری تھی کیونکہ جب مشہور عالم شومبرک (Schomberg) 1936ء میں اسی وادی میں آئے تھے۔

He mentions the converted kafirs of the shishikoh who still speak their own tongue.[10]

ان کے بعد جب آسٹریا کے نامور عالم کارل ووٹ(Karl Wutt)۱۹۷۵ءمختصر سے دورہ پر ان علاقوں میں آئے تھے۔تو انہوں نے لکھا ہے۔

Corectly mentions the presence of Kalashmun speaking people there, as well as urtsun, shishikoh and the sorounding of Drosh.[11]

اٹلی(Italy)کے دو نامور بھائیوں جو کہ نسلیات اور لسانیات کے میدان کے نامور شہسوار ہیں۔ انہوں نے کئی سالوں تک چترال میں اپنی نسلیات اور لسانیات تحقیق مکمل کر لی تھی۔ ان کے قول کے مطابق اس کلاشہ زبان کے بولنے والے شیشی کوہ کے دیہات کیلاس (Kilas)اور تار(Taar)میں موجود ہیں اور انہوں نے اپنی تحقیق سے جو انہوں نے ان علاقوں میں خود آکر کی تھی۔ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کلاشا زبان دو بڑی بولیوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے ایک جو شمالی بولی ہے، اسے (Kalashamun) اور باقی علاقوں میں بولنے والی بولیKalash Mandaiاور یاKalasha mand کہا جاتا ہے۔

Kalashmun in the Northern dialect, Kalash mandar or Mand in other ones.

ان ماہرین نے شیشی کوہ میں اسلام کی آمد کے بارے میں لکھا ہے کہ چترال کے بادشاہ کٹور دوئم (۱۸۳۷ء۔۱۷۸۹ء) کے شیشی کوہ کے کالاشوں کے ساتھ قریبی تعلقات تھے۔ کیونکہ اس وادی کی ایک کالاش خاتون ان کی رضاعی ماں تھیں۔ جب بادشاہ بڑے ہوگئے تو انہوں نے اسی خاندان کی ایک لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔

and through this special relation peacefully convinced the inhabitants to convert.[12]

اور گاؤں کیلاس میں وہ چراگاہ اب بھی موجود ہے۔ جہاں اسلام لانے سے قبل کالاش لوگ اپنے مذہبی تہوار منایا کرتے تھے۔[۱۳] اسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وادی میں آج بھی موجود دیہات، ازادم(Azzaddam)،کلاشن دم(Kalashan Dam)کلدام (Kaldam)کوٹر دم(Katur Dam)اور ازوردم(Azar Dam)۔ان کالاشیوں کے بہت بڑے گڑھ تھے۔ جہاں وہ ملکیتی حیثیت سے قابض تھے۔

کھوار:کھو(Kho)لو جو چترال میں اکثریت میں ہیں۔ ان کی زبان کو باہر کے لوگ چترالی (Chitrali)اور مقامی لوگ(Khawar)کھوار کہتے ہیں۔ جو ان دو ناموں کے علاوہ کئی اور ناموں سے بھی یاد کی جاتی ہے۔جن میں کھواری (Kawari) کھاوار (Khawar)Citralستزال،چتزاری(Chitrari)ارنیہ ،(Arniya)پٹو (Pattu)قشقاری(Qashqari)اور کشہ کاری،(Kashkari)زیادہ مشہور ہیں۔

نام کھواور کھوار کا مطلب: چونکہ چترال کا پورا علاقہ قدیم وقتوں میں چین کے ماتحت رہا ہے۔چین والوں نے اس کے بالائی اور وسیع وعریض علاقہ کو کیو۔ وی کا نام دیا تھا۔اس پروفیسر جارج مارگنسٹرین کا خیال ہے کہ کھوار کا لفظ اور نام اسی کیو۔ وی نے نکلا ہے۔

> Khawar means to language of the kho, tribe.The name kho has been indentified with KIU-WEI, the ancient chines name of Mastuj or upper chitral

کھولوگ چترال میں کہاں سے آکر یہاں آباد ہوگئے۔پروفیسر موصوف ان کے اس قدیم مرزبوم کے بارے میں کہتے ہیں

> According to Kalash tridition the khas came from verhi gum, yasin.[14]

یعنی صوبہ گلگت بلتستان میں واقع ایک قدیم ریاست یاسین کے مقام ورشی گوم سے چترال میں آئے ہوئے ہیںلیکن پروفیسر کارل جمار کی تحقیق کے مطابق یہ کھولوگ افغانستان میں واقع ایک بڑی وادی، وادی کونٹر سے آئے ہوئے ہیں۔اور آج بھی چترال اور کونٹر ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں چونکہ دریائے کونٹر کا قدیم نام کوئس رکھوئس ہے، اس میں یہ بیان زیادہ قابل قبول ہے ۔ دوسرے یہ کہ افغانستان کے سنگلی قبیلے کے لوگ ان لوگوں کو کھس کیری(Khas Keri) بھی کہتے ہیں۔[۱۵]

کھوار زبان: یہ زبان بڑی قدیم زبان ہے۔ اس کے بولنے والے کھو لوگ بڑے امن پسند اور خاموش طبع لوگ ہیں۔ زبانوں کے خاندان کے لحاظ سے یہ زبان ، انڈو یورپین اس کے اندر انڈو ایرانیین اس کے اندر انڈو آرین اور انڈو آرین(Indo-Aryan)گروپ کے اندر دردی خاندان(Dardic)سے تعلق رکھنے والی ایک دردی زبان ہے۔پروفیسر مارگنٹرین جنھوں نے اس زبان پر بھرپور تحقیق کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ زبان ایک خالص ہندی زبان ہے۔ is a purely indian langauge اگر ایک طرف اس نے اپنی پڑوسی زبان واخی سے الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ اپنایا ہے۔تو دوسری طرف یہ بمبوریت ، بریر کے علاقوں میں بولنے والی کلاشہ سے بھی متاثر زبان ہےلیکن تیسری طرف اس میں ایسے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں جو اپنی اصل میں تو نہ ایرانی زبانوں میں موجود ہیں اور نہ ہندی زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔

> Khwar has taken a number of words from its Iranian neighbours especially wakhi.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

There exists in khawar a considerable number of words of unknown origin, apparently neither Indian nor Iranian.[16]

بولیاں: یہ زبان مختلف بولیوں اور مختلف لہجوں میں بٹی ہوئی زبان ہے۔ جسے عالموں نے شمالی کھوار، جزبی کھوار، مشرقی کھوار اور سوات کھوار کا نام دیا ہے۔جن میں بالائی چترال تورکھو(Torkho)اورملکھو(malkho) کی بولیاں زیادہ مستند اور بھرپور بولیاں سمجھی جاتی ہے۔جہاں تک شیشی کوہ اور کھوار کا تعلق ہے تو ان علاقوں میں بڑی اکثریت سے یہ زبان بولی جاتی ہے۔اور کئی گاؤں میں بولی جاتی ہے۔اس کے اکثریتی گاؤں کلاس،ژنددوش اور کشنڈیل ہیں جبکہ یہ زبان برگہ لنجر،کاوش میں بھی بڑی مقدار میں بولی جاتی ہے۔ پھلوڑا:یہ زبان جومختلف ناموں سے مشہور ہے۔جن میں سے Biyori/Phalwra/Palula/Palola/P halulo/Dangarik/ کے نام زیادہ مشہور اور زبان زد عام ہیں۔

لوگ:اس زبان کے بولنے والوں کو ڈانگرک(Dangirik)اور تانگیری (Tangiri) کہا جاتا ہے۔ جو چترال کے جنوب میں مختلف گاؤں اور وادیوں میں وادی عشریت، وادی بیوڑی اور وادی شیشی کوہ میں رہتے ہیں ڈانگرک لوگ کوئی پانچ سو سال قبل شمالی علاقہ جات کی وادیوں چلاس اور تانگیر سے بوجہ گھریلو خاندانی دشمنی ہجرت کر کے ان علاقوں میں آباد ہوئے ہیں۔

زبان:اس زبان کی اصل نسل کے بارے میں پروفیسر جارج مارگنسٹرین کے بعد آج کے دور کے ایک نامور عالم البرٹو، کاکوپرڈو(Alberto Cocopardo) کہتے ہیں کہ ایک مشرقی دردی زبان ہے۔ is an eastren Dardic langauge. بعض عالم اس زبان کو ایک الگ زبان سمجھنے کی غلطی کررہے تھے لیکن مارگنسٹرین اور البرٹو جیسے ماہرین نے اسے شمالی علاقہ جات میں بولی جانے والی ایک بڑی زبان شینا(Shina) زبان کا ایک لہجہ اور ایک فارم(Form)قرار دیا ہے۔اور ان کا یہ تجزیہ میری نظر میں ایک درست تجزیہ بھی ہے۔

It is noting but an archaic farm of shina.[17]

یہ زبان شمالی علاقہ جات کی قدیم ریاست تانگیر میں بولی جاتی ہے۔اور گلگت، استور اور داریل کی ایک بڑی زبان بھی ہے۔ ان جگہوں کے علاوہ یہ افغانستان کی وادی ساؤ(Sau)میں اور خیبر پختون خوا کے ضلع انڈس کوہستان کے مشرقی حصے میں بھی بولی جاتی ہے۔ان تمام جگہوں کی شینا میں وادی کوہستان اور وادی ساؤ کی زبان زیادہ خالص زبان ہے۔

جہاں تک ہمارے موضوع سے متعلق وادی شیشی کوہ اور پھلوڑہ زبان کا تعلق ہے۔تو یہ زبان اسی وادی میں صرف ایک دو گاؤں پوری گل اور پوری سال میں بولی جاتی ہے۔لیکن ان دو گاؤں کے علاوہ کافی حد تک پوری وادی میں سمجھی جاتی ہے۔پھلوڑا بولنے والے لوگ وادی شیشی کوہ کے علاوہ اس وادی کے آس پاس کے علاقوں، پوری گل غوس، کلنک اور سننے کی بات ہے کہ وادی دیر(Dir) میں بھی بولی جاتی ہے۔اس زبان کے بولنے والے اپنے آپ کو پلولو(Palulo) کے نام سے یاد کرنا اچھا سمجھتے ہیں۔

پشتو اور پشتون:اس زبان کو بھی بہت سے نام مثلاًPasto,Pakhto,Pashtu,Pushtoدیئے گئے ہیں۔جن میں دو نام پختو اور پشتو زیادہ مشہور اور اس کے اپنے بولنے والوں کے ہاں مروج ہے۔ یہ زبان دنیا کی قدیم زبانوں میں سے ہے۔اور ایک خالص آریائی زبان ہے۔اور ایک ایسی زبان ہے جو کہ نہ انڈو ایرانیین میں اور نہ انڈین میں آتی ہے بلکہ دونوں کے درمیان میں واقع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک زبان ہے۔ جو زبانوں کے دونوں گروپوں کو ملاتی ہے۔ کیونکہ اس میں بیک وقت دونوں گروپوں کی آوازیں پائی جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ میرے خیال میں اس زبان کے لیے اس کا موجودہ رسم الخط زیادہ موزوں نہیں ہے۔ ماہرین نے اسے انڈو یورپین، اس کے اندر اسے انڈو ایرانیین اور پھر اس کے اندر ایرانیین میں جبکہ اس کے بعد اسے مشرقی ایرانیین میں ڈال دیا ہے۔ جو جغرافیائی ماحول کی وجہ سے بہت زیادہ لہجوں میں بٹی ہوئی زبان ہے۔ جس میں اپنی زبان کے ساتھ لہجے زیادہ مشہور ہیں۔

یہ زبان افغانستان میں۱۹۳۳ء سے سرکاری اور دفتری زبان ہے جبکہ یہ زبان قدیم ریاست سوات میں۱۹۱۷ء سر سرکاری اور دفتری زبان چلی آرہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ دنیا بھر میں بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہے اور دنیا کے بیشتر ریڈیو سٹیشنوں اور ٹی وی چینلوں سے نشر ہوتی رہتی ہے۔ اس میں تمام اعلیٰ علمی کام مثلاً طب، انجینئرنگ، قانون، سائنس وٹیکنالوجی ہوتے ہیں۔ بہت سی یونیورسٹیوں میں اس میں بھی پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح کا کام ہوچکا ہے۔ اور اسی میں انسائیکلو پیڈیا بھی لکھی گئی ہیں۔

اس کے بولنے والے پشتون، پختون، افغان، سلیمانی کے ناموں سے یاد کیے جاتے ہیں۔ جو افغانستان اور پختون خوا سے باہر ملک بھر میں بولی جاتی ہے۔

پختون لوگ خالص آریائی لوگ ہیں اور جب آریائی قوم نے افغانستان کے بلخ میں اپنی مشہور کتاب رگ وید (Regwed) کا آغاز کردیا تو پہلے بھی ہی باب میں پختونوں کے قبیلوں ان کے ملک کے جغرافیہ وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

جہاں تک چترال اور پشتو کا تعلق ہے۔ تو یہ ان علاقوں میں عام سمجھی اور بولی جاتی ہے اور یہ ان علاقوں میں رابطہ کی زبان بھی ہے۔ چترال میں پختون زیادہ تر تجارت، ٹھیکداری اور جنگلات کے کام سے وابستہ ہیں۔ زیر بحث پہاڑی علاقے وادی شیشی کوہ میں یہ زبان رابطہ کی زبان ہے۔ اور مختلف گاؤں میں اس کے بولنے والے مالکانہ حقوق کے ساتھ رہتے ہیں۔ جبکہ اس وادی کے تین دیہات میں سے اسکاری، کوتیک، شاکف اور باڑنج ان پختونوں کے گڑھ سمجھے جاتے ہیں جو کہ تمام کے تمام مختلف کھیتی باڑی کے کاموں سے وابستہ ہیں اور اس وادی میں یہ واحد قبیلہ ہے جو چادر چاردیواری کا تقدس بحال رکھے ہوئے ہیں۔ پروفیسر کاکوپرڈو بھی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں اس پر کہتے ہیں۔

> But Pukhto is often used rather than khawar as means of inner ethonic communication.

گواربتی یہ زبان جو کہ اور زبانوں کی طرح کئی کئی ناموں سے منسوب زبان ہے مثلاً گوار بتی(Gauronbati) نرستی(Narsati) گواربتی(Gawarbati)اورارندوئی(Arandoi) یہ زبان افغانستان سے ہوتی ہوئی وادی ارندو(Arondo) میں بولی جاتی ہے جبکہ اس کے لوگوں کو گوار، اور گڑوجی بھی کہتے ہیں۔

مجھے میرے گائیڈ نے بتایا کہ ان کے چند گھرانے ابھی اسی وادی شیشی کوہ میں رہتے ہیں لیکن چونکہ سخت برفباری شروع ہوئی اور میں اسی خدشہ اور خوف کی وجہ سے کہیں لواری پاس برفباری کی وجہ سے بند نہ ہوجائے اور میں یہاں بلاک ہوجاؤں اور وہ بھی چار مہینوں کے لیے اس پے مزید تحقیق کیے بغیر میں اس وادی کو سلام کرتے ہوئے نکل آیا۔ اس لیے چونکہ میں نے قبیلہ اور زبان پر خود جا کے کام نہیں کیا ہے اس لیے اسے مستقبل کی کسی اورنشست کے لیے چھوڑ دیتا ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فارسی: یہ زبان جو کہ ملک بھر میں صرف ایک گاؤں مداکلشٹ (Madklasht) جو کہ وادی شیشی کوہ کا آخری مگر خوبصورت گاؤں ہے۔ میں بولی جاتی ہے اور جو سارے لوگ آغا خانی مسلک کے پیروکار، بڑے ہنس مکھ، امن پسند، مہمان نواز اور پوری وادی میں تعلیم یافتہ اور ہنرمند لوگ ہیں۔

ہیڈ ماسٹر غلام حیدر صاحب جو کہ خود ایک آغا خانی ہیں اور اسی گاؤں کے باسی ہیں نے مجھے انٹرویو کے وقت بتایا کہ اس قبیلے کا تعلق افغانستان کے صوبہ بدخشان سے ہے۔ جو آج سے تین سو سال پہلے آ کر یہاں آباد ہوا۔ ان کی آمد کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ بہترین کاریگر لوگ تھے اور تیغ و تفنگ بنانے کے ماہر تھے۔ اس پے جب شاہان چترال کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی کہ کیوں نہ اپنی ریاست میں اپنا ایک اسلحہ ساز کارخانہ قائم کیا جائے۔ اس پر امیران چترال نے ان لوگوں کے پاس اپنا قاصد بھیجا۔ اور امیرانِ کابل کی منظوری کے بعد ان لوگوں ان موجودہ علاقوں میں کام کرنے کی اجازت مل گئی۔ جب تک چترال کی ریاست قائم تھی۔تو ان لوگوں کا روزگار اور آمدنی کے ذرائع بھی بڑے مستحکم تھے لیکن جب ریاست ختم کردی گئی تو اب ان کی خدمات کی ضرورت بھی ختم ہوگئی۔اس لیے ان لوگوں نے چترال والوں سے یہ موجودہ وادی جو جنگلات سے اٹی ہوئی وادی تھی، مانگی اور وہ یوں اس طرف آ گئے اور اپنی محنت سے یہاں سے بہت سے جنگلات اور جھاڑی بوٹی ختم کر کے ان جگہوں پر قابل کاشت زمین بنالی اور اسی پُر فضا وادی میں آج بسیرا کیے ہوئے ہیں۔اس لیے یہ لوگ اصل کے اعتبار سے خالص آریائی لوگ ہیں اور قدیم مسکن بدخشان کے رہنے والے تھے۔

زبان: چونکہ یہ زبان مداکلشٹی نہیں ہے جس طرح کہ اکثر حضرات نے لکھا ہے بلکہ یہ ایک خالص فارسی زبان اور فارسی میں دری زبان ہے۔ چونکہ یہ لوگ مداکلشٹ میں آباد ہوئے ہیں اس لیے ان کے ساتھ ساتھ ان کی زبان کو بھی مداکلشٹی کا نام دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو بعض لوگ بدخشاں کی مناسبت سے بدخشی بھی کہتے ہیں۔ اس زبان پر کام کرنے والے پہلے نارویجن عالم جارج مارگنسٹرین کہتے ہیں۔

Immigrants form Badkhshan have brought Badakhi persian to Madaklashiin the shi shi koh vally.

بدخشی یا مداکلشٹی لوگ Wanted لوگ ہیں نہ کہ Migrated کیونکہ انہیں ایک قاصد کے ذریعے ایک خاص ہنر اور کام اور خدمات کے لیے بلایا گیا تھا۔ چونکہ فارسی زبان زیادہ تر افغانستان کے کچھ صوبوں اور ایران میں بولی جاتی ہے لیکن مجھے میری تحقیق کے دوران پتہ چلا ہے کہ یہ زبان بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں بھی بولی جاتی ہے جسے اس کے بولنے والے ہزارہ گی کہتے ہیں جس کے نمونے میں اکھٹے کر چکا ہوں۔ اس طرح اس زبان کے بولنے والے کچھ لوگ پشاور صدر میں بھی رہتے ہیں۔لیکن ان تینوں کی زبانوں میں آپس میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور ان میں خالص دری یہی مداکلشٹ والی ہے مداکلشٹ میں یہ زبان بناوٹ سے بالکل دور رکھی گئی ہے ۔میں نے اپنے قیام کے دوران صرف ایک لفظ سکول سنا جو وہ مدرسہ کے لیے استعمال کرتے تھے کیونکہ صحیح اور درست لفظ مدرسہ ہی ہے۔

اصل نسل کے لحاظ سے یہ فارسی زبان انڈو یورپین، اس کے اندر یہ انڈو ایرانیین ،اس کے اندر یہ ایرانیین اور ایرانیین میں صرف مشرقی سے تعلق رکھتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حوالہ جات

۱۔ اسرالدین،تعارف چترال، چترال،۱۹۸۴ء،ص۱۴

۲۔ سردارعلی خان، چترال، روزنامہ مشرق پشاور۲۴مئی۲۰۱۱ء

۳۔ شاہین محمد پرویش، کالام سے کافرستان تک، فکشن ہاؤس لاہور،۱۹۹۳ء،ص۱۷

4. Alberto and augrto cocopandu. 1995 east and west Nos1-4-1995, Rome. p 514
5. Koral Jettman prof. 1974. Culture of the Hindu kush, Germany p 1, 2
6. Morgenstierne prof. 1973. Languages of Nuristan and surrounding regions. pp4-19

۷۔ محکم الدین، چترال ٹورسٹ گائیڈ، چترال،۲۰۰۴ء،ص۳۱

۸۔ انٹرویومولوی حبیب الرحمان ہیڈ ماسٹر غلام حیدر ہائی سکول مداکلشٹ ۱۸نومبر۲۰۱۱ء

9. Morgenstierne prof. 1932. Report on a Linguistic mission to north western India. Norway p 51
10. Wutt prof. 1976 Kalasha and chitral. Austria p 246
11. Albrto/ cacopando 1996. The Kalasha in southern chitral. conference Hindu kush culture II edited elena/nara. oxford pp 217-219
12. do-p 219
13. do-p 232
14. Margensteriene prof. p 14 c. above
15. Margensteriene prof. p 19 c. above
16. Margensteriene prof. p 21 c. above
17. Margensteriene prof. p 217 c. above

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com